مسیح وقت ومہدی ہم مجدد | الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

۲۷ رجب المرجب ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اگست ۱۹۱۰ء مطابق ۲۰ ساون

جلد ۹ | نمبر ۴۱

بھائیو اگر قادیاں آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

قطعہ تاریخ تولد فرزند نواب صاحب

شکر ایزد کہ شد از مقدم فرزند عزیز
رشک فردوس بریں خانۂ نواب کریم
دوحۂ طیبہ آورد برے کز اقبال
کردہ گل شانِ مسیح از چمن فیض عظیم[۱]

ایضاً

مبارک مبارک بہ نواب ما باد
وجود سعیدے مسیحا نژادے
کہ منظور اسلام نبوی است مولد
ز فضل ہزار بیت عیسےٰ نہادے[۱۳۲۸]

[۱] مراد بندہ از فضل ہزاری آنست کہ اعداد ابجدے فضل (۹۱۰) می باشد چوں انزا با ہزار (۱۰۰۰) جمع یا منسوب و معدود سازند سال حال عیسوی (۱۹۱۰) کہ مولد مبارک است عیاں سیگردد

محمد ابراہیم احمدی کراچی بندر۔

٭

اطلاع — اس ہفتہ ضمیمہ تفسیر نہیں چھپ سکا کیونکہ پچھلا تین دن دیر سے شائع ہو سکا۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق احباب کو اگر کوئی حوالہ حضرت اقدس کی کتاب سے یاد ہو۔ یا کوئی اعتراض ہو تو ضرور اطلاع دیں۔ تا اس مضمون پر سیر کن بحث ہو سکے۔

چٹیں — نئی چھپن گی۔ جن صاحب کو اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی کرانی ضروری ہو۔ مطلع فرماویں۔

٭

سفر ملتان

جیسا کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایک مقدمہ کی شہادت میں ملتان تشریف لے گئے۔ جہاں ایک دن شہادت کے واسطے قیام ہوا اور دوسرے دن وہاں کے بعض معززین کی درخواست پر حضرت نے ایک لیکچر دینے کے واسطے قیام فرمایا۔ یہ لیکچر انجمن اسلامیہ ملتان کے مدرسہ کے ہال میں ہوا۔ واپسی پر لاہور میں تین روز قیام رہا۔ اور گذشتہ اتوار کو صبح کے وقت حضرت صاحب نے ایک تقریر ایک پبلک جلسہ میں کی جو کہ احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس سفر کی رپورٹ کا پہلا نمبر اس اخبار میں درج کیا گیا ہے اور ایسا ہی باقی باقی حصہ رپورٹ کا بھی چھاپا جائے گا۔ اور ہر دو لیکچر بھی لکھ لئے گئے ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ شائع کئے جاویں گے حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ خدام ایتوار ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء کی شام کو قادیان پہنچ گئے۔ درس قرآن شریف حسب معمول جاری ہے۔ اور اہل بیت حضرت مسیح موعود بفضل الٰہی بخیر و عافیت ہیں۔

کفارہ ۳۰ | سنت احمدیہ ۴ | ظہور المسیح ۱ | مجموعہ فتاوی احمدیہ ۱۲ | معیار الصادقین ۳ | شہادۃ الفرقان ۱۲

ایسے خطوں کا کس طرح جواب دیا جا سکے

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کی ڈاک میں کئی ایک خطوط بیماروں کے ایسے آتے ہیں جنہیں اپنی بیماری اور لاچاری کا ذکر کرتے ہوئے جلد جواب کے واسطے بڑی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن اخیر میں یا تو اپنا نام ایسی طرح لکھا ہوتا ہے جو پڑھا ہی نہ جاوے یا شہر و مقام ضلع و محلہ کا پتہ ندارد ہے اب ایسے خط کا جواب لکھا جاوے۔ تو کس طرح روانہ ہو پھر لطف یہ کہ بعض اصحاب جواب کے واسطے آدھ آنے کی ٹکٹ بھی روانہ کرتے ہیں اور پھر دوسرے خط میں شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے ٹکٹ بھی روانہ کیا تھا۔ اور اپنا پتہ دوسرے خط میں بھی نہیں لکھتے چنانچہ ایسا ہی ایک خط اس وقت ہمارے سامنے کسی صاحب ابوالحسن نام کی طرف سے ہے۔ جس کے متعلق ہم حیران ہیں۔ کہ جواب کس کو روانہ کریں۔ کاش کہ فرستندگان خطوط کو اس امر کا یقین ہو جاوے کہ ہر خط میں نام اور پتہ مفصل اور صاف حروف میں لکھنا بہت ضروری امر ہے۔

محمد صادق خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح

٭

بقایا داران بدر — جنہوں نے وی پی واپس کر دئے ہیں مہربانی فرما کر اپنے طرز عمل پر نظر ثانی فرمائیں۔ اور جلد اپنے اپنے ذمے کا چندہ ادا کر دیں۔ خط و کتابت متعلقہ دفتر میں کسی کا نام نہیں لکھنا چاہئے بلکہ مینیجر یا اڈیٹر بدر۔

(مطبع بدر پریس قادیاں دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع ہوا)

الشمس کی ظلمت افشانی

روافض کی شمس الفطرتی نے اسلام کو کچھ نقصان نہین پہنچایا کہ اب شیعہ سنی کے جھگڑون کو تازہ کرنے کے لئے اس نئے رسالے نے جنم لیا ہے۔ آپنے ہر بر میدان مناظرہ مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی لاجواب تصنیف کی تردید شروع کی ہے۔

میرے ایک دوست نے مجھے تحریک کی کہ اس کا جواب لکھون۔ لیکن مین تو اس پر معمولی نوٹس لینے کی بھی کچھ ضرورت نہین سمجھتا کیونکہ مولانا کی عبارت جو خصم نے برائے جواب نقل کی وہی اس بودی تحریر کا کافی جواب ہو سکتی ہے۔

چنانچہ دیکھئے یہ شخص کس بے باکی سے قرآن کریم کے نصوص بینہ کے صریحاً خلاف لکھتا ہے کہ یہ دنیا دار امتحان ہے غلبہ اور قوت ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ اے نادان! یا عمداً حق پوش انسان سُن! قرآن مجید فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ لی قسم بھرن تقیہ۔ یعنے اللہ تعالی نے فرض کردیا ہے۔ کہ ضرور ضرور مین اور میرے فرستادے غالب رہین گے اور تم کہتے ہو کہ غلبہ ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالی تو فرماتا ہے۔ لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا۔ کہ کافرون کو مومنون پر غلبہ نہین اور تم کہتے ہو۔ کہ غلبہ کفار فجار کو ملا کیا۔ خدا تو ایک نئے سب کی دلیل حقیت فرماتا ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔ کہ اے عیسے جو تیرے تابع ہوئے ان کو کفار پر غلبہ قیامت تک دے رکہونگا۔ اور تم کہتے ہو۔ کہ غلبہ و قوت ہمیشہ کفار و فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالی فرماتا ہے ان الارض یرثہا عبادی الصالحون۔ ارض اور پھر خاص اس ارض مبارک کے وارث میرے صالح بندے ہونگے اور تم کہتے ہو کہ غلبہ ہمیشہ کفار و فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالی تو فرماتا ہے۔ کہ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون۔ دیکھو البتہ تحقیق یہ بات ہمارے مرسل بندون کے لئے تقدیر مین لکھی جاچکی ہے کہ تحقیق وہی البتہ وہی نصرت دئے جائین گے۔ اور ہمارا لشکر ہی ہمن البتہ وہی غالب رہینگے۔ ذرا سبقت کلمتنا۔ انہم۔ لہم سانق پر غور کرو۔ اور اپنے اس قول سے شرماؤ۔ کہ غلبہ ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ اور سنو خدا نے فرمایا۔ کہ فان حزب اللہ ہم الغالبون کہ اللہ والون ہی کو غلبہ حاصل ہوگا۔ اس لطیفہ نے جو بات پیدا کی ہے اُسے اہل علم خوب سمجھتے ہین اور آپ ہین کہ غلبہ کفار فجار سے مخصوص کرتے ہین۔ پھر سنو! خدا تعالی فرماتا ہے

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین۔ غلبہ و عزت تو اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اُس کے رسول کے لئے اور مومنون کے لئے۔ اور آپ گل افشانی فرماتے ہین کہ کفار و فجار کو غلبہ ملا سچ ہے ولکن المنافقین لایعلمون۔ پھر ایک اور آیتہ پیش کرتا ہون۔ خدا نے فرمایا کہ ان الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ اولئک ھم الفائزون۔ کامیاب و غالب گروہ تو وہ ہے جو ایمان لایا اس پر قائم رہے۔ ہجرت کی۔ خدا کی راہ مین مجاہدات کئے اپنے مالون سے اپنی جانون سے اور آپ کہتے ہین غلبہ حق ہے کافر و فاجر کا کبرت کلمۃ تخرج من افواھہم ان یقولون الا کذبا۔ اس سے آگے آپ ایک دفعہ پھر افترا پردازی کرتے ہوئے لکھتے ہین کہ صلہ پھر لکھتے ہین کہ میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی۔ کوئی اور اس بات کا حقدار نہین ہے"۔ چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ آپ افترا کرتے ہین بہتان باندھتے ہین خدا سے نہین ڈرتے اور کس جراءت سے صفحہ کا حوالہ بھی دیتے ہین مگر مین لعنۃ اللہ علے الکاذبین پڑھتا ہوا کہتا ہون کہ ہزار روپیہ انعام لو۔ اگر یہ الفاظ تم الوصیت مین صفحہ ۶ پر دکھادو۔ کہ میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی۔ کوئی اور اس بات کا حقدار نہین ہے" مین بار بار حیران ہوتا ہون کہ یہ شخص کس قدر دلیر ہے کہ صفحہ کا حوالہ دیتا ہے۔ انور مڈ کا ماز ڈالتا ہے جو غیر کی عبارت مقتبسہ کا نشان ہے اور جب ہم کتاب کھولتے ہین۔ تو اسمین یہ لفظ بالکل نہین پاتے کیا ایسے ہی امانت دار شیعہ کی تحریر پر سامانہ کے علاقہ کے شیعہ اس رسالہ پر نازان ہین وہ ذرا یہ حوالہ تو نکالدین۔ پھر غضب یہ ہے کہ "اگر تم میری وصیت کو نہ بھولنا اور میری اولاد ہی کو جانشین بنانا اور اسکی اصلی آنیوالی عظمت اور وقت کو ذہن نشین رکھنا" پر پھر نشان ڈالتا ہے اور لکھتا ہے۔ "یہ تحریر مرزا صاحب کی اپنے رسالہ الوصیت مین" اے دشمن حق خدا سے ڈر۔ یہ تقیہ کا موقعہ بھی نہین جھوٹ تو دنیا کے کسی مذہب مین جائز نہین کیون وہ بات کہتا ہے۔ جو مرزا صاحب نے نہیز کی وہان تو صاف لکھا ہے اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہین میرے نام پر میرے بعد لوگون سے بیعت لین ہان آپنے ایک شخص کی اپنی ذریت سے مامور من اللہ ہونے کی خبر دی ہے اور اس کے ماننے کا حکم بھی بلحاظ ذریت نہین دیا بلکہ اس لئے کہ خدا اسے اپنے قرب و وحی سے مخصوص کریگا (۳) اس قسم کی افترا پردازی کرتے ہوئے آپ مولوی عبدالکریم صاحب کی اس دلیل پر جرح کرتے ہین۔

"خدا کا کلام اور اس کے ضمن مین خدا کا کام استخلاف کے وعدہ مین یون پورا ہوا"

کہ اس سے معلوم ہوتا ہے جو ہوا وہی حق ہے۔ یہ اصل صحیح ہے۔ تب تو شرک۔ سرقہ۔ زنا وغیرہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ اس پر آپ جبر و اختیار کی بحث لے بیٹھے ہین۔ جو رسالہ زیر ریویو مین ممکن نہین ہوسکی۔

یہ ایک بھاری مغالطہ ہے جو الشمس کے ایڈیٹر نے دینا چاہا ہے دنیا مین اکثر شرک ہوتا ہے یا چوری یا سرقہ تو خدا کا کلام اسکی تائید نہین کرتا۔ مگر استخلاف کا وعدہ تو خدا کے کلام مین ہے تب سے ثابت ہے کہ امر استخلاف خدا نے اپنے ہاتھ مین لے لیا اور پھر جو خلیفہ ہوا وہ خدا کے منشاء کی ماتحت ہوا۔ آپنے نہ تو اس کے ضمن مین "کا لحاظ کیا اور نہ یہ دیکھا کہ خدا کے کام کے ساتھ ہی خدا کے کلام کا ذکر ہے۔

پس آپ کی تمام جرح اور جبر کی بحث بالکل فضول ہے کیونکہ مولانا تو آیت الاستخلاف پیش کرکے بتلاتے ہین کہ ایک طرف خدا وعدہ فرماتا ہے۔ کہ جو ایمان و صالح الاعمال ہونے مین سب سے اعلے ہین وہ خلیفہ ہونگے۔ اور دوسری طرف خدا کا فعل حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی خلافت راشدہ کی تصدیق فرماتا ہے۔ اور آپ شرک و زنار و سرقہ کی مثال دیتے ہین جسکی تائید کلام الٰہی نہیز فرماتا۔ پھر آپ اعتراض کرتے ہین کہ یزید بھی پھر خلیفہ ثابت ہوگا۔ مین کہتا ہون کہ تم خود مانتے ہو۔ کہ یزید فاسق و فاجر تھا اور خلافت کا وعدہ مومن و صالح الاعمال سے ہے پس وہ تو حسب تسلیم تمہارے خود ہی خلافت سے نکل گیا۔ پھر خلافت حقہ کے نشانات فرمائے کہ لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ اور خود خلفاء کی ذات کے متعلق فرمایا۔ کہ یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئاً۔ جس سے آپ لوگون کے تمام اعتراضات ہبا منثورا ہو جاتے ہین کیونکہ تمام نشانات شیخین کی خلافت مین پائے جاتے ہین۔ ہان حضرت علیؓ کے متعلق خصم اعتراض کرسکتا ہے۔ مگر اس کا جواب ہم سے زیادہ شیعون کے ذمے ہے۔ فی الحال اسی قدر کافی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ اکیسواں
(رکوع اوّل)

سورۃ العنکبوت رکوع نمبر ۵

مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

اُتْلُ ۔ پڑھ کر

واقم الصلوۃ ۔ سمجھاتا ہے کہ صرف پڑھنا ہی نہیں بلکہ عملی رنگ بھی ہو۔

ولذکر اللہ اکبر ۔ میرے ذوق میں اس کے یہ معنے ہیں کہ اس نماز کے اجر میں اللہ جو تمہیں یاد کرے گا وہ اس (صلوٰۃ) سے بہت بڑا ہے۔

احسن ۔ پسندیدہ طور پر۔

وقولوا ۔ لوگوں پر اپنے افعال سے بھی یہ ظاہر کردو۔

اٰتینھم الکتاب ۔ بائبل و دیگر کتب الٰہیہ مختلف مذاہب کو پڑھ کر قرآن مجید پر ایمان لانے کی تحریک ہوتی ہے اور وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔

انما انا نذیر مبین ۔ نشان مانگتے ہیں ۔ پہلا نشان تو یہی ہے کہ میں نذیر ہوں میرے مخالفوں پر عذاب آنیوالا ہے۔

اولم یکفھم ۔ یہ رحمت کا نشان فرمایا۔

۶ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۲ ۔ سورہ عنکبوت رکوع ۶)

الباطل ۔ جس کی کچھ حقیقت نہ ہو۔

اجل مُسمّیٰ ۔ کتب سابقہ ۔

(یسعیاہ نبی باب ۳۰) میں یہ بات مقرر نہ ہوتی کہ عذاب اسوقت آئے گا جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے چلے جائیں گے۔

من فوقھم ۔ باہر سے لوگ آئیں گے یا آسمان سے مراد ہے۔

من تحت ارجلھم ۔ (۱) نوکروں چاکروں کے ذریعے (۲) زلزلہ وغیرہ

ارضی واسعۃ ۔ مومن اگر ایمان بچانے کے لئے کسی زمین کو چھوڑے تو اللہ اس کو بہتر سے بہتر بدلہ دے گا ۔ صحابہ کرام کی مثال موجود ہے۔

غرفاً ۔ اونچے مقام

صبروا ۔ غضب ۔ شہوت ۔ طمع ۔ سستی ۔ کاہلی کمزوری سے رُکے رہیں اور نیکیوں پر قائم ۔

کاین من دآبۃ ۔ ہجرت کرتے ہوئے یہ فکر کہ خرچ کا کیا حال ہوگا ۔ اس کے جواب میں فرماتا ہے ۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہو دیکھو وہی جانور جو گھونسلے میں کچھ نہیں رکھتے ۔ وہ بھی آخر سفر کی مشقت اٹھاتے ہیں ۔ تلاش کرتے ہیں محنت سے ۔ ابتغاء فضل کرتے ہیں۔

فانّٰی یؤفکون ۔ یہ مان کر کہ سب کچھ اللہ نے پیدا کیا ۔ محبت ۔ عبادت ۔ تذلل غیر کے لئے کرتے ہیں۔

من السّماء ۔ بادلوں سے ۔

۷ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ ۔ رکوع ۳ ۔ سورہ عنکبوت رکوع ۷)

الحیٰوۃ الدُّنیا ۔ یہ ورلی زندگی

لھو ۔ جس چیز میں شغل رکھنے سے انسان اللہ سے ۔ راستبازوں سے غافل ہو جاوے ۔

لعب ۔ بے حقیقت بات ۔ جسکی تہ میں کوئی سچائی اور پاک نتیجہ ۔ نفع رسان بات نہ ہو ۔ صوفیا نے لکھا ہے ۔ آدمی کو چاہیئے ۔ کہ ہر شام کو سونے کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرے ۔ کہ میں نے جو کام کئے وہ لہو ولعب تو نہ تھے۔

الحیوان ۔ حقیقی زندگی ۔ حیٰوۃ طیبہ ۔

دعوا اللہ ۔ جب انسان اپنے منصوبوں سے عاجز آجاتا ہے ۔ تو پھر ہار کر اللہ سے دعا مانگتا ہے۔

عرب میں جل دیوتا کوئی نہیں ۔ البتہ ہندوستان میں کچھ کچھ اوتار ہیں ۔ اس لئے عرب کشتیوں پر سوار ہو کر صرف اللہ ہی کو یاد کرتے ۔ مسلمان بھی ان ہندوں کے اثر سے متاثر ہو گئے ۔ یہ ملاح جب کشتی چلاتے ہیں تو خضرؑ کا نام لیتے ہیں

والّذین جاھدوا فینا ۔ سچا اضطراب سچی خواہش ۔ سچی کوشش ۔ دعا حق سمجھنے کے لئے پاک راہ ہے۔

میں جب پہلے یہاں آیا ہی تھا کہ حضرت صاحب سے سنا کہ صرف محبت کام نہیں آتی بلکہ ہم میں ہو کر جہاد کریں ۔ اور اس کوشش کے مطابق اپنا عملدرآمد بھی رکھیں ٭

یہاں سورہ العنکبوت کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورہ الروم

(پارہ ۲۱ رکوع ۴ ۔ سورہ الروم رکوع ۱)

مورخہ ۹ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

فی بضع سنین ۔ بضع ۹ سال تک بولا جاتا ہے ۔

فی ادنی الارض ۔ ملک شام

یفرح المؤمنون ۔ یعنے اوس دن مومنون کو بھی کفار کے مقابلہ مین فتح ہوگی ۔ وہ فتح بدر مین ہوئی ۔

لا یخلف اللہ وعدہ ۔ یعنی اس وعدہ کا خلاف نہین ہوگا ۔ اس سے معلوم ہوا ۔ کہ بعض مواعید کسی اور رنگ مین پورے ہوتے ہین ۔

واثاروا الارض ۔ ان لوگون نے بڑے بڑے کام کئے پہاڑون کی چوٹیون پر عالی شان مکان بنائے ۔ اور پھر وہان کنوئین لگوائے ۔

محی الدین ابن عربی ۔ فتوحات مکیہ مین لکھتے ہین ۔ کہ ایک عمارت کے کتبہ سے معلوم ہوا کہ تیس لاکھ سال سے بنائی گئی ہے ۔

مورخہ ۱۰ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۵ و ۶ ۔ سورہ الروم رکوع ۲)

یبدء الخلق ۔ نابود کو بود کرتا ہے ۔ لم یک شیئا سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ مادہ بھی خدا نے پیدا کیا ۔

ولہ الحمد ۔ جیسے سبحان اللہ سے سبحانک اللھم وبحمدک پڑھنے کا ارشاد معلوم ہوتا ہے ۔ ایسا ہی نماز مین الحمد پڑھنے کا حکم ہے ۔

یخرج الحی من المیت ۔ اچھون سے بُرے اور بُرون سے اچھے پیدا ہوتے ہین ۔

من تراب ۔ مٹی مین بیج بوتے ہین ۔ کھیتیان پکتی ہین ۔ وہ کھاتے ہین ۔ خون پیدا ہوتا ہے ۔ پھر نطفہ ۔ پھر انسان ۔

من انفسکم ۔ تمہاری جنس مین سے ۔

لتسکنوا الیھا ۔ یاد رکھو ۔ بیبیان اس لئے ہین کہ ان سے آرام پاؤ ۔ جو بہت بدبخت ہین ۔ وہ جو بی بی کو دُکھ سمجھین ۔

مودۃ ۔ ان کے ذریعے دو مختلف خاندانون مین باہمی محبت بڑھتی ہے ۔

رحمۃ ۔ بی بی پر رحم کرو ۔ وہ تمہارے مقابل مین بہت کمزور ہے ۔ لطیف پیرائے مین ادب سکھاؤ ۔

والوانکم ۔ کسی نے ایک بزرگ سے کہا کہ شطرنج بھی عجیب کھیل ہے ۔ کہ ہر آدمی نئی کھیل کھیلتا ہے ۔ آپ نے فرمایا اس سے بڑھ کر عجیب انسان کا چہرہ ہے اتنی سی جگہ ہے اور آدم سے لے کر ایندم تک مختلف ۔

وطمعا ۔ ہزارون قسم کے موذی جرم اس بجلی کی چمک سے مرتے ہین ۔ اور کئی قسم کے فاسد مواد تباہ ہوتے ہین ۔

مورخہ ۱۱ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۶ و ۷ ۔ سورہ الروم ۳ و ۴)

اھون علیہ ۔ جب کچھ نہ تھے ۔ تو بنایا ۔ تو اب جب کچھ ہو چکے ہو ۔ پھر بنانا تو اس ذات پر آسان ہے جس نے "جب کچھ نہ تھے" تو تمہین بنالیا ۔

ھل لکم ۔ تم اپنے غلامون کو اپنے ساتھ برابر کا شریک نہین قرار دیتے ۔ اور نہ تم ان سے ایسا ڈرتے ہو جیسے اپنے غیرون سے تو اللہ کے کامون مین مخلوق برابر کیونکر ہو سکتی ہے ۔

لقوم یعقلون ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندون کو کئی طرح پر توحید سکھاتا ہے ۔ بعض وقت اسکی تدابیر کو مفید و بابرکت نہین ہونے دیتا اور جس راستہ سے اس کو رزق ملتا ہے اسے بند کر دیتا ہے تاوہ سمجھ لے کہ یہ تمام آمد خدا کے فضل سے ہے کسی کی لیاقت قابلیت یا کسی کی امداد کا نتیجہ نہین ۔ یہ نکتہ حضرت صاحب نے مجھے بتایا تھا ۔ مومن کو چاہئے کہ ایسے موقعون مین اللہ کی حکومت پر ایمان لائے اور گھبرائے نہین ۔

وکانوا شیعا ۔ خوب یاد رکھو کہ اسلام ایک ہی راہ ہے ۔ دو ہرگز نہین ۔ یہ راہ حق کی ترتیب ۔ ولی دعاؤن ۔ صدقہ و خیرات ۔ تقویٰ سے ملتی ہے ۔

سیئۃ ۔ دُکھ مصیبت ۔

ظھر ۔ غالب ہو گیا ہے ۔

فی البر والبحر ۔ پہاڑوان ملکون ۔ پانی کے کنارون جزیرون مین لوگون کی بدعملیان بڑھ گئی ہین ۔

مورخہ ۱۲ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(از مولوی محمد سرور شاہ صاحب)

(پارہ ۲۱ رکوع ۸ ۔ سورہ الروم رکوع ۵)

قرآن مجید عالم جسمانی سے عالم روحانی کی طرف توجہ دلاتا ہے

ایدی الناس ۔ یہ ایک محاورہ عرب ہے اس لئے یہ دھوکہ نہ ہو کہ بعض بدیان عقائد دل سے تعلق رکھتی ہین ۔ ہاتھ کا خصوصیت سے کیون ذکر ہے ۔

ید طاقت کو کہتے ہین ۔ ہاتھ کو بھی ید اس لئے کہتے ہین کہ اکثر طاقتون کا اظہار اسی کے ہوتا ہے ۔ پس بما کسبت ایدی الناس کے معنے ہوئے ۔ لوگون نے اپنی قوتون کو بیجا استعمال کیا ۔

لیذیقھم ۔ یہ ظہور فساد کا نتیجہ بتایا ہے ۔ فساد کے معنے بگاڑ خواہ صرف اپنے لئے ہو ۔ یا اس کا اثر دوسرے پر بھی پڑے ۔

لعلھم یرجعون ۔ اسمین یہ بھی سمجھایا ہے کہ دار الجزاء تو اور ہے اور یہان اعمال کا کچھ کچھ پھل دکھایا جاتا ہے اس لئے کہ وہ بدیون سے باز آئین ۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ العزیز)

دوسرے رکوع میں لکھا ہے۔ کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں لیکن درحقیقت وہ مومن نہیں ہوتے۔ آجکل نئی روشنی میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہے۔ کہ جس قسم کی سوسائٹی ہے ویسے ہی ہو جاؤ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مذہب صرف سوسائٹی میں آرام سے رہنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ صرف یہ کہ دینا کہ میں مومن ہوں۔ کافی نہیں۔ جتنی قومیں ان سے پہلے آئی ہیں۔ سب کو کٹھالی میں ڈالا گیا۔ تا معلوم ہو کہ کون جھوٹے ہیں اور کون سچے ہیں

من کان یرجوا۔ یرجوا کے معنے خوف کے بھی ہیں۔

فانما یجاھد لنفسہ۔ کوئی خدا اور رسول کے لئے محنت کرے۔ وہ درحقیقت اپنے لئے ہی محنت کرتا ہے۔ بھلا خدا تعالیٰ کا وہ کیا گھٹا بڑھا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کسی طرح بھی محتاج نہیں۔

ولنحمل خطٰیکم۔ کئی پیر ایسے پائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے پیروں کو ایسے فقرے کہہ کہہ کر گناہ پر دلیر کر دیا ہے۔ ان کا انجام بد ہوگا۔

مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۴۔ سورہ عنکبوت رکوع ۲)

فلبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاماً۔ یہ ایک لمبی بحث ہو کہ ۹۵۰ برس عمر کسی انسان کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ایسے معترضوں کے ذوق پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت نوح کی شریعت ۹۵۰ برس تک رہی۔ میرے نزدیک تو اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ جب قرآن مجید میں آگیا ہے تخلقون افکا۔ جھوٹ بنا لیتے ہو۔

فابتغوا عند اللہ الرزق۔ یہ ایمان پیدا ہو۔ تو انسان بہت سے گناہوں سے بچ جائے۔

مورخہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۵۔ سورہ العنکبوت رکوع ۳)

من رحمتی۔ اس رحمت سے جس سے انبیاء صالحین۔ اولیاء۔ مومنین متمتع ہوتے ہیں

مودۃ بینکم۔ یعنی تمہاری بت پرستی کی جڑ یہ ہے۔ کہ باہم دوستانہ کے لحاظ سے خدا کے احکام کی پروا نہیں کرتے۔

مہاجر الی ربی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مومن کو بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے بعض اوقات عقائد و رسومات کو بعض اوقات مکان کو۔ خوراک کو۔ بعض اوقات احباب کو۔ اقرباء کو۔ بعض اوقات وطن کو۔ غرض تمام ایسی چیزیں جو ظلمات سے نور کی طرف جانے یا آئندہ ترقیات میں مانع ہوں۔

اجرہ فی الدنیا۔ مجوس۔ یہودی۔ عیسائی۔ مسلمان سب ابراہیم کو مقدس و راستباز سمجھتے ہیں۔ ابراہیم کے معنے ایمانداروں۔ مقدسوں کا باپ۔

مورخہ ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۶۔ سورہ عنکبوت رکوع ۴)

انسان کو جب اپنے کسی پیارے کا پیام آتا ہے یا اس کی طرف سے کوئی آدمی۔ تو بہت خوش ہوتا ہے

بوعلی سینا کا ذکر ہے کہ ایک مریض کے مرض کا حال معلوم نہ ہو سکا اس لئے اس نے کہا کہ مختلف شہروں کا نام لو۔ جب ایک شہر کا نام لیا تو اس کے چہرہ کی حالت تبدیل ہوئی پھر اس شہر کے محلوں کا نام لینے کو کہا جب ایک محلہ کا نام آیا۔ تو اس کے چہرہ پر غیر معمولی اثر نظر آیا۔ پھر ایک گھر کے آدمیوں کا نام لینا شروع کیا تو اس کی نبض کی حالت متغیر ہوگئی اور وہ سمجھ گیا کہ فلاں عورت اس کی محبوبہ ہے اس کے ساتھ شادی کے لئے ہدایت کی تو وہ اچھا ہوگیا۔

انبیاء کا معاملہ ہی جدا ہے ان کو جناب احدیت سے خاص تعلق ہوتا ہے۔

سیئ بھم۔ بعض معنے کرتے ہیں کہ انکو برا کہا۔ یہ غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت لوط نے انکو مہمان جان کر گھر آنے کیلئے اصرار کیا انہوں نے انکار کیا تو ان کو برا لگا کہ کیوں مہمانی قبول نہیں کرتے۔

من السماء۔ قرآن میں جہاں من السماء آئے اس کے معنے اللہ کے ہوتے ہیں۔

ترکنا منھا آیۃ۔ کئی قوموں پر عذاب آئے اور ان کا نشان ہی نہیں رہا۔ مگر خدا نے اس بدذات قوم کے عذاب کا نشان اب تک موجود رکھا ہے۔ جہاں یہ قوم ہلاک ہوئی اسے ڈیڈسی (دبحیرہ مردار) کہتے ہیں۔

الرجفۃ۔ اب بھی ایسے زلزلے آئے مگر لوگ باز نہ آئے۔ سینٹ فرانسسکو کانگڑہ

من خسفنا بہ الارض۔ جیسے قارون کو ذلیل کیا۔

اولیاء۔ حامی۔ مددگار۔

بیتا۔ گھر اس لئے ہوتا ہے کہ پردہ ہو گرمی سردی بارش جھکڑ سے بچاؤ ہو۔ آرام کے لئے۔ مکڑی کا جالا۔ ان ضرورتوں میں سے ایک کو بھی پورا نہیں کرتا۔ بد مذہب لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔ ایک بات پر ٹھہرتے نہیں۔

ایک دہریہ نے مجھ کو کہا کہ انسان گن کر مجھاؤ دریافت کرا تو پھر وہ کھلا دہریہ ہو سکتا ہے میں نے اسے پوچھا کہ فلاں چیز کا گن کر سمجھاؤ کیا ہے اس نے جھٹ گن دئے میں نے تھوڑی دیر بعد پوچھا ہاں جی آپ نے کیا فرمایا تھا۔ پھر جو بتایا تو کچھ اور ہی بک دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر ایک رنگ میں پوچھا تو کچھ اور ہی کہہ دیا میں ساتھ ساتھ لکھتا گیا جب اس نے معلوم کیا کہ یہ میری کمزوری کو تاڑ گیا۔ تو بہت ہی نادم ہوا۔

ایک اور شخص آیا اوس نے بڑے دعوے سے کہا میں بحث کرنا چاہتا ہوں میں گھنٹہ وقت دونگا۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا اس نے کہا کہ مسئلہ تناسخ پر بحث ہوگی۔ میں نے جیب سے دو پیسے ملکہ کے بت کے نکالے۔ اور کہا ایک کو اٹھالو۔ تو وہ خاموش رہ گیا اور پھر نہ بولا۔ اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ اگر وہ کہتا کہ میں نہیں اٹھا سکتا تو یہ جھوٹ تھا۔ اور اگر ایک اٹھاتا تو پھر اس پر سوال ہوتا کہ دوسرے کو کیوں نہ اٹھایا جواب دینا پڑتا میرا اختیار۔

پس کسی کو امیر کسی کو غریب یا کسی کو بینا کسی کو نابینا بنانے کا بھی یہی جواب تھا کہ خدا کا اختیار۔ تناسخ والے کو تو اس کو تناسخ کا ثبوت قرار دیتے ہیں۔

یہاں بیسویں پارے کے نوٹ ختم ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بیسواں

بقیہ رکوع نمبر ۱۲

(سورہ قصص، رکوع ۹)

۱۹ جون ۱۹۱۰ء

لا یریدون علوّاً فی الارض ۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے تو کسی نے حضرت ابوبکرؓ کے والد کو خبر پہونچائی ۔ کہ نبی اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوگئے اس نے کہا کہ اسلام کی کیا حالت ہے اس نے بتایا ایک شخص اسکی قائمقام ہوا کہا کہ مقام محمدؐ پر بیٹھنے والا کون شخص ہوسکتا ہے ۔ اوس نے کہا کہ ابوبکر ۔ پوچھا کون ابوبکر کہا ابن ابی قحافہ ۔ کہا کون ۔ ابی قحافہ ۔ اوس نے کہا تم بڑے تعجب سے پوچھا کہ بنو ہاشم کہاں گئے ۔ اس نے کہا سب نے اس کی بیعت کرلی ۔ پوچھا بنو امیّہ ۔ کہا وہ بھی تابع ہوگئے ۔ تب ابو قحافہ نے آسمان کی طرف سر اُٹھایا اور کہا کہ اسلام حق ہے اور یہ سب اسی اللہ کے سامان ہیں ۔

حضرت عمرؓ حج سے آتے ہوئے ایک درخت کے پاس کھڑے ہوگئے ۔ حذیفہ جو بے تکلف تہا اوس نے جرأت کی اور وجہ پوچھی ۔ آپنے فرمایا ۔ کہ ایک وقت تہا کہ جب میں اپنے ایک اونٹ کو چراتا تہا ۔ اور اس درخت کے نیچے میرے والد نے مجھے بہت زجر و توبیخ کی تھی ۔ اور اب یہ وقت ہے کہ اونٹ تو کیا کئی آدمی میرے آنکھ کے اشارے پر جان دینے کو تیار ہیں ۔ یہ اسی لئے کہ ہم نے خدا کے رسل کو مان لیا ۔

عبداللہ بن عمر گھر کی لپائی کر رہے تھے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگئے ۔ پوچھا یہ کیا کرتے ہو ۔ عرض کیا ۔ اکنّ من المطر ۔ حضور ! بارش سے محفوظ رہنے کیواسطے فرمایا ۔ بات قریب ہے ۔ مُلّاں تو اس کے یہ معنے کرتا ہے ۔ قیامت نزدیک ہے ۔ مگر میں تو اس کے یہی معنے کروں گا ۔ کہ وہ وقت نزدیک ہے ۔ جب تم بادشاہ ہوجاؤگے ۔ اور خود لپائی کرنے کی ضرورت نہ رہے گی ۔ چنانچہ آپ عراق بھیجے گئے ۔ پھر قیصر و کسریٰ کی حویلیوں کے مالک ہوئے ۔

ایک اور صحابی کا ذکر ہے کہ چھپر بنا رہے تہے ۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی فرمایا ۔ کہ بات قریب ہے ۔ یعنے عنقریب تم حکمران ہونے والے ہو ۔ اور ان چھپروں کی بجائے محلوں میں رہوگے ۔ قادیان میں کیا ہے ۔ لباس زبان منظر وغیرہ کے اعتبار سے کچھ بھی نہیں ۔ مگر خدا کا نام لینے والا ایک شخص پیدا ہوا ۔ تو اس کے نفوس قدسیہ کے فیض سے تم (تین سو نبد سے بیٹھے ہو

بوعلی سینا کے ایک شاگرد نے کہا ۔ استاد آپ نبوت کا دعوے کرو ۔ اس وقت تو خاموش رہے ۔ بعد ازاں ایک موقعہ پر جب کہ ہوا تیز و سرد تھی اور پانی یخ بستہ اوس نے شاگرد کو حکم دیا کہ اپڑے اوتار کر اس پانی کود پڑو ۔ اس نے استعجاب کی نظر سے دیکھا ۔ بوعلی سینا نے پوچھا ۔ کیوں کیا ہے ۔ آپ کو جنون تو نہیں ہوگیا ۔ اس پر حکیم بولا ۔ نادان تیرے جیسے نا بنبر داروں کی امید پر نبوت کروں ۔ دیکھ ایک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو تھے ۔ کہ خون بہاتے ۔ اور گھسان کی جنگوں میں جہاں موت سامنے دکھائی دیتی ۔ حضور اسنے کا کہدیا اور اونہوں نے چوں تک نہ کی ۔ اور ایک تو ہے کہ جانتا ہے کہ میں طبیب ہوں پھر سردی سے ڈرتا ہے ۔ صحابہ کی مرہم پٹی کا بھی تسلی بخش انتظام نہ تہا ۔ بوعلی سینا نے گواہی دی کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ایک زبردست طاقت کے ساتھ تہا ۔

رآدّك الی معاد ۔ قرآن جب کوئی بڑا دعوے کرتا ہے ۔ تو ساتھ ہی اس کے دلیل دیتا ہے جو بہت قوی ہوتی ہے ۔ پہلے فرمایا ۔ کہ میرے اتباع بادشاہ ہوجاوینگے ۔ اسکی دلیل میں فرمایا ۔ کہ یہ قرآن جسمیں لکھا ہے ۔ کہ تیرے ساتھی حکمران بن جائینگے ۔ اسی میں یہ پیشگوئی کی جاتی ہے کہ وہ مکہ جہاں سے تمہیں نکالا گیا ۔ جہاں کے لوگوں کے سامنے کوئی تدبیر نہ چل سکی ۔ ایک وقت آتا ہے ۔ کہ اسی مکہ میں تم فاتحہ بن کر داخل ہوگے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔

اِلّا رحمة من ربّك ۔ ہماری سرکار نہ کسی یونیورسٹی میں پڑھے نہ تعلیم یافتوں میں رہے ۔ پھر ایسا قرآن شریف بخشا جس کو ساری دنیا کا فلسفہ باطل نہیں کر سکتا ۔ پس وہی خدا اپنی رحمت سے تمہیں دشمنوں پر مظفر و منصور کریگا ۔ اگرچہ دشمنوں پر غلبہ اور تمام عرب کا مسلمان ہونا محال نظر آتا ہے ۔ تو ایسی کتاب کی توجہ ایسے اُمّی سے کب اُمید کی جاسکتی تہی ۔ جس خدا نے اپنی رحمت سے یہ کام کیا وہ بھی کرے گا ۔

یہاں سورہ القصص کے نوٹ ختم ہوئے

ابتدا سورہ عنکبوت

پارہ ۲۰ ۔ رکوع ۱۳ ۔ عنکبوت رکوع اوّل

مورخہ ۳۰ جون ۱۹۱۰ء

اللہ جلشانہ فرماتا ہے ۔ کوئی انسان کہدے کہ میں مومن ہوں تو یہ تو مختلف وجوہات سے مثلاً کسی شرم و لحاظ سے کہہ سکتا ہے ۔ کہ میں مؤمن ہوں ۔ چنانچہ قرآن کریم کے

کلام الامیر

فرمایا جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں بے اختیار ان کے لئے سلامتی کی دعا کرنے کو ابال اٹھتا ہے۔ اور منہ سے نکلتا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پانچ دفعہ شراب پی جاتی تھی۔ اس کی بجائے آٹھ نمازیں ہو گئیں۔ پتھر معبود تھے۔ ان کی بجائے حی وقیوم۔ قادر و توانا۔ علیم و کلیم خدا سے رشتہ عبودیت جوڑ دیا گیا ان بتوں کی نسبت عجیب عجیب حکایات ہیں منجملہ ان کے یہ کہ:۔

ایک دفعہ بت پرست سفر پر نکلے۔ پتھر کے بت تو اٹھا نہ سکتے تھے۔ آٹے کے بنا لئے تا اٹھانے میں سہولت ہو۔ مگر اتفاقاً ایسا ہوا۔ کہ کھانے کے لئے آٹا نہ رہا سخت بھوک لگی تو یہ تجویز کی کہ فی الحال ان بتوں کو توڑ کر پکا لیتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گویا یہ تو انکے خدا تھے۔ شراب نوشی کا یہ عالم تھا۔ کہ گھر گھر میں شراب کھینچی جاتی۔ اور یہ ایسی ام الخبائث ہے کہ آدمی متوالا ہو کر ماں اور بہن اور لڑکی کو نہیں پہچانتا۔

پھر شرک جو تفرقہ قومی اور بزدلی کی جڑ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل یہ سب برائیاں دور ہو گئیں اور ان کی بجائے کئی خوبیاں اس قوم میں آگئیں جزا و سزا کے مسئلہ پر ایمان لائے۔ ماں باپ کی تعظیم سکھائی۔ لین دین کے معاملات میں راستبازی پیدا کی۔ پڑوسیوں کے حقوق بتلائے غلاموں پر رحم کرنا سکھایا۔ عورتوں کے حقوق قائم کئے کہ لہن مثل الذی علیہن۔

ان تمام مہربانیوں کا تصور کر کے مومن یہ دعا کرتا ہے۔ کہ الٰہی تو میرے پیارے نبی کی عزت و درجہ کو ترقی دے۔ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائیو۔ اپنی برکات نازل کیجیو۔ برکہ کہتے ہیں حوض کو جس میں ادگرد کا پانی جمع ہو جائے گویا۔ دعا کی کہ تمام سعید روحیں اس دین اسلام میں شامل ہوں۔ رسول اکرم کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ پھر ہم بھی دین کے لئے سلامت رہیں۔ انکے نواب وخلفا پر خاص سلامتی ہو۔ فرمایا۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات کو خلاصۃً اشہد ان لا الہ الا اللہ میں دہرایا۔ اور خود نبی کریم کی سلامتی اور اسکی رسالت کی گواہی دی۔

فرمایا۔ جو لوگ توجہ سے قرآن پڑھتے ہیں۔ انہیں بعض اوقات ایک بادل نظر آتا ہے شریعت کی زبان میں اسے سکینہ کہتے ہیں۔ ملائکہ کے نزول کا نشان ایک بادل ہے۔ پھر اس سے بڑھکر بارش۔ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملائکۃ ملائکہ کا نزول ہوا جس سے انکے قدم بظاہر ریت پر جم گئے باطن میں استقلال حاصل ہو گیا۔

(۲) فرمایا۔ ذٰلکم فذوقوہ کے ساتھ وان للکٰفرین عذاب النار اس میں یہ نکتہ ہے۔ کہ جنگ کا عذاب تو سب کو سہنا پڑیگا۔ مگر چونکہ کچھ مسلمان بھی ہو جاینگے۔ اس لئے فرمایا جو کفر کرنے والے ہیں۔ ان کو عذاب نار بھی ملیگا۔

ایک رخصت ہو کر باہر جانے والے نوجوان کو فرمایا۔ کامیابی کا گر یہ ہے۔ کہ اللہ پر ہر حال میں بہت بھروسہ رکھو۔ (۲) جنکو اللہ نے تم پر حاکم کیا ہے۔ اسکی خلوص کے ساتھ پوری پوری فرمانبرداری کرو (۳) اپنا کام دیانت۔ امانت۔ ہوشیاری سے کرو (۴) بہت دعائیں کرو۔ مومن کا ہتھیار دعا ہی ہے۔ (۵) دل چاہے تو ہماری طرف خط ہی لکھتے رہو۔

(۳) فرمایا۔ نماز میں اللھم صل علی محمد بھی آتا۔ صل کے معنے ہیں خاص الخاص رحمتیں ہوں۔ ذکر جمیل ہمیشہ ہوتا رہے۔ آپ کا شرف بفضلت خیر و برکت اور کامیابی کے نتائج دنیا میں قائم رہیں۔

لعنت کا لفظ اس صلوٰۃ کے مقابل پر ہے۔

اسلام میں پچاس جگہ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ بعض مواقع تو عام میسر نہیں ہوتے ہیں۔ جیسے صفا و مروہ و استلام حجر اور بعض ہو سکتے ہیں۔

(۱) مثلاً نماز کے آخری التحیات میں (۲) دعا قنوت کے اخیر میں۔ وصلی اللہ علی النبی۔ (۳) پہلے التحیات میں بھی بعض محدثین نے مستحب قرار دیا ہے۔ (۴) صلوٰۃ جنازہ میں (۵) خطبہ عید خطبہ جمعہ۔ خطبہ نکاح میں۔ (۶) اذان سن چکنے کے بعد۔ (۷) جب نماز کی تکبیر پڑھی جائے۔ (۸) دعاؤں کے ابتدا۔ آخر۔ وسط میں (۹) مسجد میں داخل ہونے کے وقت بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ (۱۰) جب نبی کا ذکر آئے۔ (۱۱) جب نیند سے اٹھے (۱۲) جب اکٹھے بیٹھے ہوں اس وقت بھی کسی نہ کسی طرح نبی کریم صلعم کا ذکر کر کے درود بھیجنا چاہئے (۱۳) جب کوئی تفرقہ مٹے اس وقت بھی۔ (۱۴) تبلیغ و وعظ کے وقت۔ (۱۵) محتاج انسان کے حاجت وقت (۱۶) وضو سے فارغ ہو کر۔ میں نہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ درود کی بہت ہی عادت ڈالو۔ اس کا ادنیٰ فائدہ تو یہ ہے۔ من صلی علیہ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشراً جب ایک بار اخلاص کے ساتھ تم نبی کریم کے شرف و کامیابی و رحمت کاملہ کے نزول کی دعا کروگے تو خدا تعالیٰ دس بار تم پر ایسی رحمتیں بھیجیگا۔

در مدح حضرت خلیفۃ المسیح

(از شیخ علی محمد احمدی صاحب ڈنگوی)

ہے یارب ز نورِ نوردین بزمِ جہان روشن
رہے جب تک مہر و مہ زمین و آسمان روشن

وہ نورالدیں جو ہے یارب سراپا نور کا پتلا
برنگ مردم دیدہ بچشم مردماں روشن

برستا نور ہے کیا نورِ دین سے گلشن دیں پہ
کوئی دیکھے تو اب رنگ بہار جاوداں روشن

ہے جس کے ہاتھ سے گردش میں جام بادۂ عرفاں
ہے جسکی گرمئی محفل ضمیر عارفاں روشن

جسے بس دیکھتے ہیں ہم جہاں میں عاشق قرآں
کہ ہے پیش نظر ہر دم چو روئے دلستاں روشن

کئی مُردوں کو از روئے طبابت بھی کرے زندہ
کوئی بجھنے فتیلے کی کرے جیسے رواں روشن

عجب ہے آفتاب علم و حکمت نوردیں یارب
کہ ہو پرتو سے جسکے گوہر ایمان جاں روشن

دلا دیکھو آئینے میں اس مسیحا کے خلیفے کے
ہیں کیا کیا جوہر ذاتی مسیحا کے نہاں روشن

وہ نور دین جو ہے یارب خلیفہ اس مسیحا کا
مسیحائی سے جسکی ہو گئی جانِ جہاں روشن

خدا نے کر دیا کیا قادیاں میں اک یا ظاہر
کہ جس سے ہو گیا سارے جہاں میں قادیاں روشن

وہ بالا جس نے کر دی رونقِ اسلام قرآں سے
کرے جیسے کوئی گھر کا چراغ نیم جاں روشن

مٹا نام و نشانِ شرک کفر اب جس نے دنیا سے
جہاں پر کر دیا اسلام کا نام و نشاں روشن

غروب مہر کی مانند تھا پوشیدہ نظروں سے
پھر اس اسلام کے چہرے کو دکھلایا جہاں روشن

جلا اسلام سے آگے ہر ہستی کیا کسی دیں کی
عدم میں مہر کے آگے ستاروں کا سماں روشن

نہیں ہے خاک بھی نسخوں میں کوئی آزما دیکھے
فقط قرآن ہے پیارو جو چاہو نور جاں روشن

جہاں جس کو اک اندھے کی نگاہ سے دیکھتا تھا کل
وہ دکھلایا مسیحا نے چراغ دو جہاں روشن

دو چابیاں ایک تاگے میں باندھی ہوئی دو چابیاں یا لاہور میں گم ہوئی ہیں۔ کسی صاحب کو ملیں تو مطلع فرماویں۔ ایڈیٹر۔

سفر ملتان

(مرتبہ اڈیٹر اخبار بدر)

نمبر ۳

گذشتہ سے پیوستہ

خدا پر بھروسہ فرمایا۔ میرے بہت سے بچے فوت ہوئے۔ جو فوت ہوا۔ اسی یقین کے ساتھ ہم نے اسے دفن کیا۔ کہ اب اللہ تعالیٰ اس سے بہتر عطا کریگا۔ خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ عالم جوانی کے لڑکے فوت ہوتے رہے بڑھاپے کے خدا نے اپنے فضل سے عطا کئے۔

تمدن میں نقص فرمایا۔ ہمارے ملک کے تمدن میں ایک بڑا نقص ہے۔ کہ ایک ہی مکان میں باپ بیٹا بلکہ پوتا بھی عورتوں بہنوں اور بھائیوں کے اکٹھے رہتے ہیں۔ اور میاں بیوی کو بے تکلفی کے واسطے خلوت میسر نہیں ہوتی اور عزیز و اقربا کا ایک حجاب ہر وقت دل پر رہتا ہے۔ اس کا اثر آئندہ اولاد پر بہت برا ہوتا ہے۔ اولاد کمزور اور ضعیف القلب پیدا ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہر ایک کا گھر جدا ہو۔

تکلیف سے خدا ہی بچاتا ہے تجویز ہوئی کہ واپسی پر شام کی گاڑی میں جائیں۔ اور رات بٹالہ ٹھہریں۔ ایک دوست نے عرض کی رات بٹالہ میں تکلیف ہوگی۔ فرمایا۔ اگر تکلیف مقدر ہے تو یہاں بھی ہو سکتی ہے۔ آرام تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

ذریعہ وحدت ذکر ہوا کہ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ کہ نماز اردو زبان میں پڑھی جاوے۔ فرمایا۔ پھر پنجابی کہیں گے کہ پنجابی زبان میں نماز ہو۔ اور پھر سیالکوٹی کہیں گے کہ سیالکوٹ کی پنجابی میں نماز پڑھی جاوے اور اسطرح شہر شہر کی زبان جدا ہونے کے سبب یہ جو ایک بڑا ذریعہ وحدت اسلامی قوم میں ہے یہ بالکل اٹھ جائے گا۔

تجارت جب حضرت اقدس بمعہ خدام مستری موسیٰ صاحب کے ہاں کھانا کھا کر انار کلی میں سے واپس تشریف لائے تو راستہ میں حسب درخواست میاں چراغدین صاحب ان کی دوکان عزیز ہوس میں تشریف لے گئے۔ جہاں برادران میاں عبدالعزیز میاں محمد سعید کام کرتے ہیں۔ صاحبان دوکان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دوکان چلانے کے واسطے ہمت استقلال۔ دیانت۔ ہوشیاری۔ عاقبت اندیشی اور امانت کی ضرورت ہے۔ فرمایا لکھا ہے۔ کہ آدم کو اللہ تعالےٰ نے ایک ہزار حرفہ سکھلایا ہے۔ یورپ نے بہت ترقی کی ہے۔ مگر ہنوز ہزار تک نوبت نہیں پہنچی۔

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ تجارت میں ۱۹ حصہ منافع ہے۔ باقی ایک حصہ دیگر حرفوں میں ہے۔

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا تجارت کے واسطے مغربی ممالک میں جاؤ۔

فرقہ ملامتی صوفیوں کے فرقہ ملامتی کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس فرقہ کے لوگ ایسے افعال اور حرکات ظاہر کرتے ہیں۔ جن سے بدنامی حاصل ہو۔ اس سے مراد ان کی یہ ہوتی ہے۔ کہ نفس لوگوں کی تعریف سے خوش ہو کر متکبر نہو۔ بلکہ اس کو ایسی سزا ملے کہ وہ نیچے کو گرے۔ اور ذلت کو اختیار کرے۔

فرمایا۔ میں نے ایسے لوگ بہت دیکھے ہیں۔ بڑا بڑا مجاہدہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن بعض سخت ابتلاؤں میں گر جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اس فرقہ کا ایک آدمی احمد نام ہم نے دیکھا تھا۔ جو کہ ضلع شاہ پور میں رہتا تھا۔ اس نے بہت سے مجاہدات کئے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ ہم نے اسکی دعوت کی تو کہنے لگا۔ کہ کسی رنڈی کے ہاں سے کھانا پکوائیے۔ اور اپنے پاس بیٹھ کر کھلائے۔ یہ شخص آخر ایک بڑے ابتلا میں گرفتار ہوا۔ ایک ڈاکٹر نیل مادھو نام شاہ پور میں تھا اس کے ساتھ جو کچھ مذہبی گفتگو ہوئی۔ تو اس نے احمد کو کہا۔ کہ ہمیں کچھ کرامت دکھاؤ۔ تب مان لیتے ہیں۔ احمد نے ایسا کمال دکھایا کہ رات کے وقت بابو کو ایسا خوفناک نظارہ دکھائی دیا کہ وہ چیخ اٹھا اور زور کر کے سامان ہونے کو طیار تھا۔ مگر احمد اس کے سامنے آیا۔ تو اُسے کہا شاید آپ ہماری بات بھول گئے۔ آپ نے ہمیں کچھ نہ دکھایا یہ بات اس نے شرارت سے کی۔ احمد حیران ہوا اور دوسری شب اس نے بہت ہی زور لگایا۔ بابو نے بعض آدمیوں کے سامنے اس کا ذکر بھی کیا۔ مگر احمد کے سامنے پھر انکار کر دیا ایسا ہی تیسری شب بھی ہوا۔ جس پر احمد بہت گھبرایا۔ اور اس کے خیال میں آیا۔ کہ شاید اس کے پاس کوئی ایسا کمال ہے جو میرے تصرف سے بڑھ کر ہے۔ اسواسطے اس نے بابو کو کہا کہ آپ اپنا کمال دکھائیں۔ بابو نے اسے شراب پلا کر ناک میں نکیل ڈال کر بازار میں نچایا۔ جب اسے ہوش آیا اور اپنا حال معلوم ہوا۔ تو بہت شرمندہ ہو کر کہیں روپوش ہو گیا۔

ایک دفعہ میں نے (حضرت خلیفۃ المسیح نے) حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود) سے دریافت کیا تھا۔ کہ ملامتی فرقہ کے متعلق حضور کا خیال کیا ہے؟ فرمایا۔ ہمارے فرقہ احمدیہ سے بڑھکر ملامتی کون ہو جہاں بیعت کی سب اپنے بیگانے ہو گئے۔ اور سب ملامت کرنے لگے۔ اصل ملامتی فرقہ یہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی خاطر دکھ اٹھاتا ہے۔ تکلف کے ساتھ ملامتی بننے کے کیا معنے۔ جو سچے دل سے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ وہ تو خود ہی ملامتی بن جاتا ہے۔ یہ طریق جو ان ملامتیوں نے اختیار کیا ہے یہ غلطی ہے۔

آریاؤں کا شکریہ فرمایا۔ آریہ بھی اسلام کا کام کر رہے ہیں جس قدر بت شکنی انہوں نے اس زمانہ میں کی ہے۔ ہمارے مولوی لوگ کہاں کر سکتے تھے۔ ان میں اتنی ہمت کہاں ہے۔ آریوں نے استیصال بت پرستی کا کیا۔ الہام الٰہی کے قائل ہیں کتاب الٰہی کے وجود کے قائل ہیں

ملتان سے واپسی لاہور کے قیام اور لیکچر کا ذکر گذشتہ اخبارات میں ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ احباب لاہور نے جس خلوص اور محبت کا اظہار حضرت کے دو روزہ قیام میں کیا وہ انہیں کا حصہ ہے اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ برادرم ملک غلام محمد صاحب برادر ملک برکت علی صاحب (ملک مبارک علی صاحب تبدیلی آب وہوا کے واسطے کشمیر گئے ہوئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت و سلامتی کے ...... ساتھ واپس لائے آمین) مستری محمد موسیٰ صاحب نے خصوصیت کے ساتھ تمام احمدی مسافروں (جن کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی تھی) کی بمعہ بعض مقیمین کے دعوتیں کیں۔

حکیم محمد عمر صاحب چونکہ جلسہ لاہور کے اختتام کے بعد فوراً روانگی ہوگئی۔ اور عام طور پر پہلے سے یہ خیال نہ تھا۔ کہ ایسی جلد روانگی ہوگی۔ اسواسطے بعض دوست وقت پر نہ پہنچ سکے جیسا کہ عرب صاحب عبدالحی و مولوی محمد اسماعیل صاحب جو حضرت صاحب کا لیکچر سننے کے واسطے لاہور تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور ایسا ہی برادر عزیز عبدالحی پھرتا ہوا مستری موسیٰ صاحب کی دوکان پر

چلا گیا تھا - دوسری گاڑی پر اسکو ساتھ لانے کے واسطے عاجز بھی حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اسوقت لاہور میں ٹھہر گیا - حضرت میر ناصر نواب صاحب جو دورہ کرتے ہوئے لاہور میں ہمیں ملے تھے - اور برادر عزیز میر محمد اسحاق صاحب بھی حضرت کے ہمراہ قادیان چلے آئے - اور عاجز رات کی گاڑی میں بٹالہ آکر دوسری صبح بخیریت قادیان پہنچا - فالحمد للہ -

سفر ملتان کے حالات سب لکھے جا چکے ہیں - لیکن رپورٹ ختم کرنے سے پہلے میں اس امر کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں - کہ اس سفر میں حکیم محمد عمر صاحب فیروز پوری نے نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح کی ہی بہت خدمت کی بلکہ تمام رفیقانِ سفر کی خدمت میں حتی الوسع مصروف رہے - جس محبت اور اخلاص کے ساتھ حکیم صاحب موصوف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت کرتے ہیں - وہ قابل رشک ہے - نہ صرف سفر میں بلکہ حضر میں بھی انہیں رات دن یہ فکر رہتی ہے کہ حضرت صاحب کو کسی قسم کی تکلیف نہو - اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے آمین -

تلاش اشیائے گمشدہ

خواجہ صاحب کے مکان پر لاہور میں عاجز کی ایک لاٹھی گم ہوگئی - بادامی رنگ کی کھونڈی ہے - چونکہ ایک دوست کا مخلصانہ عطیہ ہے - اسواسطے میرا جی چاہتا ہے - کہ مل جائے - اگر کسی صاحب کو ملے - تو یہاں بھیج دیں - ایسا ہی منشی دین محمد قادیانی نے اپنی چھتری اور لاٹھی کسی صاحب کے سپرد کی تھی - جو حضرت صاحب کے پیچھے گاڑی میں بیٹھے تھے - مگر وہ ان کے نام اور پتہ سے ناواقف ہیں وہ بھی یہاں پہنچائی جائیں ❊

سہرا وارعلی بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح

سخاوت اور شجاعت میں ہدایت اور کرامت میں
نہیں ثانی ترا کوئی یہ سب تجھکو مبارک ہو
منور نور سے تیرے رہے دنیا قیامت تک
تمام اولاد بھی عالی نسب تجھکو مبارک ہو

السلام علیکم

احمد اینڈرسن امریکہ سے اور پروفیسر ریگ صاحب نیوزیلنڈ سے خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ تمام احمدی برادران کی خدمت میں انکی طرف سے کہا جاسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام اور دیگر مذاہب

{وہ لیکچر جو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کی صبح کو احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں دیا -}

- مرتبہ اڈیٹر بدر -

تمہید

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ وقال اللہ تعالےٰ ان الدین عند اللہ الاسلام ۳/۱۰ - ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین ❊

جو اشتہار کل شائع کیا گیا ہے وہ آپ لوگوں نے پڑھا ہے - اس میں آج کی تقریر کا مضمون اسلام اور دیگر مذاہب بتایا گیا ہے - میں اُسکے متعلق بیان کرنے کے واسطے اس وقت آپ صاحبان کے سامنے کھڑا ہوا ہوں - تاکہ میں آپ کے سامنے پیش کروں کہ جس امر کا میں پابند ہوں اور جس چیز کو میں نے اپنا مذہب قرار دیا ہے - وہ کیا ہے - اور میں نے اسے کیوں اختیار کیا ہے - اس پر کسی کو اعتراض کا موقعہ کم ہی ہوگا - کیونکہ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں اپنے دلی اعتقاد کا اظہار کروں اور یہ بتاؤں کہ میں کس طرح اس نتیجہ تک پہنچا - ہاں اس کے ضمن میں مجھے یہ بھی بتانا پڑیگا - کہ دیگر بہت سے مذاہب سے میں نے اپنے آپ کو کیوں اور کس طرح علیحدہ کیا

کسی مذہب کو اختیار کرنے کے اسباب

ہر ایک شخص کے واسطے کسی مذہب کے اختیار کرنے کے لئے بہت سے وجوہ ہوتے ہیں - اور مختلف اسباب ایسے ہوتے ہیں جو کسی کو ایک مذہب کا پابند بنا دیتے ہیں - ان میں سے ایک سبب یہ ہے - کہ جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو جس مذہب کے لوگوں میں وہ نشوونما پاتا ہے - اُن کے خیالات اور معتقدات رفتہ رفتہ اس کے دل میں گڑتے رہتے ہیں - اور وہ بتدریج ان کا اثر اپنے اندر لیتا رہتا ہے - یہاں تک کہ جب وہ بڑا ہوتا ہے - تو اس مذہب کا پابند کہلاتا ہے - یہ بھی ایک سبب کسی مذہب کے اختیار کرنے کا ہے - اور مجھے بھی ایسا موقعہ ملا ہے

میں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا - میرے ماں باپ سنی حنفی کہلانے والے مسلمان تھے - اور نعمائے الٰہی کی بہت بہت رحمتیں ہوں میری کھلائی پر کہ مجھے بہلانے کے وقت اور لوری دیتے ہوئے - اس کے منہ میں اللہ کا نام محمد نبی کا نام رہتا تھا - ابتداءً میں میرے مسلمان ہونے کا یہی سبب ہوا -

بچپن کی سنی ہوئی کلام کا اثر

آپ کو معلوم ہے - کہ مسلمانوں کے گھر میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے - تو سب سے اول اسکے کانوں میں اذان کہی جاتی ہے - جن کلمات میں مذہب اسلام کے تمام اصول صاف صاف مندرج ہیں - وہ اس کے کان میں پھونکے جاتے ہیں - جب میں نے طب پڑھی تو میں اس نکتہ پر پہنچا کہ بچپن کے وقت کان میں پڑی ہوئی بات گہرا اور لمبا اثر رکھنے والی ہوتی ہے -

میں نے ایک عورت کا حال پڑھا ہے - جو کہ جرمن زبان سے بالکل ناآشنا تھی - مگر اسپر ایک دورہ پڑتا تھا - کہ اس وقت وہ جرمن زبان میں ایک فصیح بلیغ لیکچر دیا کرتی تھی - ایک ڈاکٹر اس کھوج میں لگا کہ اس کی اصلیت کو دریافت کرے بہت کوشش کے بعد اُسے اس کا سبب یہ معلوم ہوا کہ جب یہ عورت چھوٹی بچی تھی اور اپنی ماں کی گود میں تھی - اسوقت اسکی ماں ایک جرمن پادری کے ہاں خدمتگاری کے لئے رہتی تھی - پادری صاحب اپنی سرمن (خطبہ) طیار کر کے پہلے مشاقی کے لئے گھر میں باآواز بلند اسی طرح پڑھا کرتے تھے - جسطرح انہوں نے گرجا میں پڑھنا ہوتا تھا - اور وہ آواز اس لڑکی کے کان میں متواتر ایک عرصہ تک پڑتی رہی - یہ اس کا اثر تھا جو اب وہ جرمن زبان میں لیکچر دیتی تھی -

ابتدائی تعلیم

پھر میں نے اپنی ماں کی گود میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز سنی - بڑے بڑے صلوات و برکات و سلام اور رحمتیں ہمارے ہادی پر ہوں جس نے ہمارے کانوں میں یہ صدا پہنچائی جب مجھے ذرا ہوش آئی - اور میں نے اپنے باپ کے پاس پڑھنا شروع کیا - تب بھی یہی صدا میرے کان پڑتی رہی - جب میں اور بڑا ہوا اور مدرسہ میں داخل ہوا تو اسوقت کے مدارس میں ایسا گھمسان نہ تھا - جیسا کہ اب ہے - کہ ایک ہی بنچ پر اور ایک ہی کمرہ میں بہت سے مختلف مذاہب لوگ جمع ہوں اور اکٹھے سبق پڑھیں - اور

اور ایک وجہ سے پر اپنا اثر ڈالین بلکہ ہمارے میان جی ایک خاص رنگ کے آدمی تھے۔ وہ دس لڑکون کو ملا کر سبق نہ پڑھنے بلکہ ایک ایک لڑکے کو باری باری الگ الگ سبق دیتے تھے جو زیادہ خدمت کرتا اُسے زیادہ اور عمدہ سبق پڑھ لینے کا موقعہ ملتا۔ اور جو کم خدمت کرتا اسے کم موقعہ ملتا یہ بناوٹی بات نہیں ہے بلکہ واقعہ مین اسی طرح سے ہوا غرض یہان تک مین نے کوئی بات اس آواز کے مخالف نہ سُنی۔ جو بچپن سے میرے کان مین ڈالی گئی تہی۔

پہلی مخالف آواز

لیکن جب کہ مین نارمل اسکول راولپنڈی مین پڑہتا تہا۔ تو میرے مکان کے قریب ایک مشنری پادری صاحب الگزنڈر نام رہتے تھی۔ ان سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ تو اونہون نے دو کتبین بنام میزان الحق وطریق الحیات نہایت خوبصورت جلد کی ہوئی مجھے دین ان کتابون سے مجھے پرانی تعلیم اور اس کے منشار کے برخلاف باتین معلوم ہوئین جس سے مجھے حیرت پیدا ہوئی۔ یہ پہلی صدا تھی جو اس کلمہ اور تعلیم کے مخالف میرے کان مین پڑی۔ اسوقت میری عمر پندرہ سال سے کچھہ زائد تہی

مزید مخالفتون کی آواز

اس کے بعد ایک بڑا دفعہ راہ گر اہل حدیث واہل فقہ کے باہم تخالف کے اسباب پر اطلاع مجھے پوری پوری مل گئی۔ پہر مین لکھنؤ مین تعلیم حاصل کرنے کے واسطے گیا۔ وہان مجھے شیعون کے عقائد اور اعمال کے دیکھنے اور سننے کا بڑا اتفاق ہوا۔ وہان اہل تشیع طلبۃ العلم ہی تھے۔ اور علما ہی تھے۔ سب کے حالات دیکھنے کا بخوبی موقعہ ملا۔ تب مجھے شوق ہوا۔ کہ مین تحقیقات کرون کہ دنیا مین کس قدر مختلف الخیال لوگ ہین اور ان مین باہمی کیا کچھ اختلاف ہے اور ان کے عقائد مین کیا فرق ہے اسوقت تک مجھ صرف دو فرقون کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تہا ایک عیسائی دوسرے شیعہ۔ زیادہ کاوش کرنے سے معلوم ہوا کہ دو اور فرقے ہین۔ ایک اخباری اور ایک اصولی۔ پہر مجھے ہمیشہ یہ شوق رہا کہ دریافت کرتا رہون۔ کہ کس قدر عجیب خیالات کے لوگ اور دنیا مین ہین مگر اسوقت بسبب طالب علمی کے بانشاط اس واسطے کہ آجکل کی طرح تبادلہ خیالات کا موقعہ نہ تھا۔ مجھے زیادہ اختلاف معلوم ہوئی

اسلامی فرقون مین چندان اختلاف نہین

پہر ایک اور موقعہ نکلا جس مین مسلمانون کے درمیان مختلف فرقون کے دیکھنے اور حالات معلوم کرنے کے ذرائع مجھے حاصل ہوئے تب مجھے معلوم ہوا کہ مسلمانون کے درمیان مقلد اور غیر مقلد۔ شرک وبدعت۔ سُنی وشیعہ اتباع الحدیث وغیرہ کے سبب ہی اختلافی مسائل مین یہ میدان بہت بڑا نظر آیا۔ لیکن جب مین نے اس پر غور کی نگاہ ڈالی۔ تو معلوم ہوا کہ اختلاف کوئی بہت بڑا نہ تہا اخباری ہون یا اصولی۔ مقلد غیر مقلد۔ کہین سے کوئی ایسا بگولہ نہ اُٹھا جو اس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پودے کو صدمہ پہونچاتا۔ جو ابتدا سے میرے دل مین لگایا گیا تہا۔ کیونکہ یہ سب فرقے اس کے قائل تھے۔ پس ابتدائی عقیدے کو کسی قسم کا نقصان نہ پہونچا۔

علمی شوق کا نمونہ

انہین اختلاف مذاہب کے متعلق مجھے ایک کتاب کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ اور مجھے پتہ لگا۔ کہ وہ ایک تاجر کتب کے پاس ملسکتی ہے مین اس کے پاس گیا اس نے کہا وہ کتاب قابل تلاش ہے اسوقت نہین ملسکتی۔ مین تلاش کر رکہون گا آپ کل آوین۔ مین دوسرے دن گیا اس نے مجھے کتاب دی۔ جس کے کل ۶۲ صفحات تھے اور ۵۰ صفحات کا اس کے ساتھہ ضمیمہ تہا۔ چھاپے کی کتاب تہی۔ اور معمولی تہی۔ مین نے قیمت دریافت کی تو اوس نے کہا کہ پچاس ۵۰ روپے۔ اگرچہ زمانہ طالب علمی تہا۔ مگر میرے پاس خدا تعالیٰ کے فضل سے روپیہ موجود تہا اور کتاب کا شوق تہا۔ مین نے اُسے مبلغ ۵۰ روپیہ کا نوٹ نکال دیا اور کتاب اپنے قبضہ مین کی اور وہان سے چل پڑا۔ اس نے اصرار کیا کہ ٹہر جاؤ۔ کچھہ بات کرنی ہے مگر مین نے کہا کہ مجلس واحد مین اقالہ کے متعلق فقہا کا اختلاف ہے۔ بعض تفارق قولی کے قائل ہین اور بعض تفارق جسمی کے اور مجھے کتاب کا شوق اس لئے مین اٹھتا ہون کہ بالاتفاق آپ اقالہ نہ فرما سکین۔ مین فی الحال باہر جاتا ہون تاکہ یہ بیع بالاتفاق پختہ ہو جائے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد مین واپس آیا۔ اِدہر اُدہر کی باتون کے بعد اس نے کہا مین آپ کو کچھہ دینا چاہتا ہون۔ کیا آپ قبول فرماوینگے مین نے کہا ہر ایک شخص کی مصلحت لینے اور دینے کی جدا جدا ہوتی ہے۔ جبتک کہ مجھے معلوم نہ ہو۔ کہ آپ کیا دینا چاہتے ہین۔ مین کچھہ اقرار نہین کر سکتا۔ وہ بولا مین آپ کو مبلغ ۲۵ روپیہ واپس دیتا ہون کیونکہ مین نے کبھی کوئی کتاب کا ایسا عاشق نہین دیکھا مین نے کہا جب عشق ہوا تو عشق کے سامنے پچاس روپیہ کی کیا ہستی ہے۔ (باقی آیندہ انشاءاللہ العزیز)

حقیقت اوتار ہنود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

درخدمت بابرکت مکرم ومعظم بندہ جناب مفتی محمد صادق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش اینکہ۔ دردل بندہ بعض اوقات خواندن کتب متفرقہ ادیان عالم خیالاتے عجیب پیدا می شوند۔ چنانچہ بعضے ازان خیالات برکتب حاشیہ زیر مطالعہ خود تحریر مے نمائدو یا برلے وقتے دیگر گذاشتہ ازان درمیگذرد۔

دراین روزہا کتب ادیان ہنود زیر مطالعہ اند چنین معلوم گردید کہ اینکہ کملائے اوشان گفتہ اند کہ جملہ مرسلان الٰہی خواہ ازقسم پوران یا ازقسم انش مے باشند دہ اند یعنی تا ملک عشرہ کاملہ وآنہارا بہ مچھہ وکچھہ وبراہ ونرسنگھہ ووامنہ وپرسرام ورام وکرشن وبودہ وکلکی موسوم گردانیدہ۔ دراصل مراد اوشان آنست کہ از مچھہ گرفتہ تا نرسنگھہ دو عالم حیوانات بحری وبری بودہ است کہ با عالم انسانی ہیچ تعلق نداشتہ است لہذا ترتیب ان چنان گذاشتہ اند کہ اول اوتار یعنی ابتدائے اوتار کہ تعلق با موجودات بحری دارد مچھہ یعنے ماہی را قرار دادہ اند۔

ودور ہمین عالم بحری را منتہی بہ کچھہ اوتار میکنند کہ براد انتہائے خلقت آبی وشروع خلقت خاکی مے شود۔ چنانچہ ماہی انتہائے عالم معقول وابتدائے عالم محسوس بود۔ کچھہ نیز انتہائے عالم آب وابتدائے عالم خاک است۔ درینجا این رمز بے خبر نباید گذشت کہ نزد کملائے ہنود صاحب ہر انقلاب عظیم را منسوب بہ نفخ صور مے کنند ومظہر ہمین نفخ را اوتار میگویند۔ اذا وقعت الواقعۃ لیس لوقعتہا کاذبۃ خافضۃ رافعۃ۔ ۱۲

ومرزا بیدل دربارۂ ظہور عالم آب کہ ابتدائے کیف وکم بآنست چہ خوش فرمودہ آنجا کہ فرمودہ۔

یعنی آن حسن یک جہان پردہ ✦ چہرہ بنمود لیک خوے کردہ
ازحیا آب درطبق آورد ✦ بسکہ بے پردہ شد عرق اورد[1]

[1] وازین جااست کہ دربارۂ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنے حضرت اقدس مسیح ومہدی آخرالزمان علیہ الصلوۃ والسلام آمدہ کہ درحالت گفتگو وخموشی چہرہ مبارک او عرق آلودہ خواہد بود چراکہ نشان صادق ہمین است۔ درحالت بعثت وظہور خود نیز از خفا وبطون کہ حیا عبارت از آنست عاری نمے باشد

بعد ازان دو اوتار دیگر را کہ متعلق عالم حیوانات بری است پیش کردہ اند۔ وابتدائی آنرا براہ اوتار خوک مے کنند

استعمال کیا۔ انہوں نے کہا ہم کیا کر سکتے ہیں ہمارا کام یہ تھا کہ ہم مولوی صاحب کو اسٹیج پر کھڑا کر دیں اب اگر کہ بٹھانا مشکل ہے۔ ہم کس کس کو مجبور کر سکتے ہیں ایسا ہی ایک مباحثہ میں مولوی ثناء اللہ کا حال ہوا۔ جہاں وہ کھڑے ہوئے لوگوں نے بھاگنا شروع کیا۔

مسیح کس طرح آسمان پر گیا جب مولویوں کا ذکر آیا ہے تو میں ایک اور مولوی کا بھی کچھ حال بیان کرتا ہوں۔ جس نے بتقریب مباحثہ کہارا میں مثنوی کے چند اشعار پڑھ دئے۔ جنہیں سے ایک میں لفظ ہست کا آتا تھا اس کا ترجمہ کیا کہ " مسیح پھڑک کر آسمان پر چلا گیا۔ پھر کہا کہ مسیح ٹپ کر آسمان پر چلا گیا۔ پھر کہا فخر الدین رازی وہ امام ہے۔ جس کی تعریف میں مولانا روم فرماتے ہیں ؎

گر باستدلال کار دیں بُدے ٭ فخر رازی۔ رازدین بُدے

صدقہ و دعا سے علاج بعد نماز ظہر حضرت صاحب شیخ صاحب کے مکان سے خواجہ صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ اور نماز عصر وہیں پڑھی۔ میاں فضل کریم صاحب سیالکوٹی اور بھائی عبدالعزیز مغل نے درثمین کی چند نظمیں خوش الحانی سے حضرت کے حضور میں پڑھیں اور چند نو مرید بیعت میں داخل ہوئے۔ اسوقت ایک شخص نے عرض کی کہ میری اولاد کچھ پاگل ہے اور کچھ نالائق ہے۔ فرمایا کچھ خیرات کرو اور دعا کرو اور استغفار کرتے رہا کرو اور ہرگز نہ تھکو۔ اللہ تعالیٰ سے ناامید نہ ہو۔ خدا اپنے فضل سے سب کام ٹھیک کر دیگا۔

فرمایا۔ ہمت ہارنا اور ناامید ہونا تو کفر ہے۔ مومن کا کام نہیں کہ کبھی ناامید ہو جاوے بلکہ کوشش کرتا جائے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے۔

اہل لاہور کو نصیحت لاہور میں جن لوگوں نے بیعت کی ان سب کو یہ نصیحت فرمائی۔ کہ غفلت کی صحبت سے بچتے رہو۔ اور اگر کوئی مجبوری پیش آوے تو استغفار بہت کرتے رہو۔ غالباً اسواسطے فرمایا کہ بڑے شہروں میں غفلت کے سامان بہت مہیا ہو جاتے ہیں۔

ایک شیعہ کا خط اور اس کا جواب لاہور میں کوئی ایرانی شیعہ مولوی واعظ آئے ہوئے ہیں۔ ایک شیعہ نے برادرم ملک غلام محمد صاحب احمدی کو کہا کہ ہمارے ایرانی مولوی صاحب قادیان جاتے ہیں۔ اگر تمہارے خلیفہ صاحب ان کے ساتھ بات کرنا چاہیں۔ ملک صاحب نے حضرت کی خدمت میں یہ بات پیش کی اور حضرت نے اجازت دی۔ جس پر اس نے پھر ایک خط لکھا۔ جو کہ ملک صاحب نے حضرت خلیفہ صاحب کی خدمت میں لاہور میں پیش کیا۔ حضرت صاحب نے اسی وقت اس کا جواب لکھ دیا چنانچہ وہ خط اور جواب ہر دو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

شیعہ صاحب کا خط

جناب مرزا غلام احمد صاحب کا ابتدائی دعوے محدثیت اور پھر مجددیت اور بعد ازاں مثیل مسیح اور آخر الامر مسیح ابن مریم اور مہدویت و نبوت کا تا بجوان کے رسالجات وغیرہ اشتہارات سے پایا جاتا ہے۔ جناب مولوی نورالدین صاحب اس کے معتقد ہیں اور اسی بناء پر آپ قائم مقام اور خلیفۃ المسیح ہیں۔ ونیز اس امر کا بھی اظہار فرما دیں۔ کہ یہ خلافت منصوصی ہے۔ تو کس کی طرف سے۔ بعد تصفیہ مابہ النزاع صدر مقام لاہور میں واسطے مناظرہ تقریری عام جلسہ میں جس میں علمائے ہر فرقہ شامل ہوں اور حکم مقرر ہوں۔ ایک تاریخ مقرر کی جاوے۔ جس کا انتظام سرکاری بھی ہونا چاہیئے۔ اور اگر جناب مولوی صاحب چاہیں تو دلی میں بھی ایسا جلسہ قائم ہو سکتا ہے۔ احقر فتح علی شاہ

جواب از جانب حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی

وہ ہم کو تحقیق ہمیشہ مدنظر ہے اور اب میری عمر ستر سے متجاوز ہے بہر حال مرنا قریب ہے اگر ہمیں کوئی حق کی راہ مل جائے تو ہم غلطی پر ہٹ نہ کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر حکم کس مذہب کا ہوگا اور اس پر کس طرح اعتماد ہوگا۔ نورالدین ؎

لاہور سے روانگی ۲۵ر کی شام کو ملتان جانے کے واسطے لاہور سے روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر لاہور کے دوستوں کی ایک بڑی جماعت مشایعت کے واسطے حاضر تھی۔ شام کا کھانا میاں چراغ الدین صاحب کی طرف سے اسٹیشن پر پہنچایا گیا اور ان کے فرزند عزیز حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ حضور کے ہمرکاب ملتان آئے دوسری گاڑی میں میاں معراج الدین صاحب عمر اور مرزا عبدالغنی صاحب بھی حضرت خلیفۃ المہدی کی صحبت سے فیضیاب ہونے کے لئے ملتان پہونچ گئے۔ صبح پانچ کے قریب گاڑی اسٹیشن ملتان پر پہونچی۔ بہت سے دوست استقبال کے واسطے اسٹیشن پر موجود تھے۔ محلہ شاہ یوسف گردیزی میں مخدوم سید محمد شاہ صاحب گردیزی کا ایک مکان ہمارے قیام کے واسطے تجویز ہو چکا تھا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

ارکان ستہ کے عنوان سے نور افشاں میں ایک مضمون شائع ہو رہا ہے۔ جسے ہم نے کبھی قابل توجہ نہیں سمجھا۔ کیونکہ جس قوم کی عقل و دانشمندی کا یہ حال ہو۔ کہ وہ ایک انسان کے بچے کو خدا قرار دیتی ہو اور جسکی دماغی قابلیت کا ثبوت تثلیث کے معنے (تین میں ایک۔ اور ایک میں تین) سے ملتا ہو اور جو بائبل جیسی ضخیم کتاب کو منجانب اللہ جزو ایمان قرار دے کر پھر اس کی شریعت کو لعنت بھی کہتی ہو۔ اور جس کی خود غرضی یہاں تک بڑھ گئی ہو۔ کہ وہ اپنے نجات دہندہ کو تین دن دوزخ میں بھیجتی ہو۔ اور جو اس کے خون کو ہرایت وار بڑے مزے سے پیتی ہو۔ وہ جو کچھ کسی مذہبی امر میں لکھے گی وہ اسی قدر قابل توجہ ہوگا جسقدر خدا کے مقدس و بے مثل بیٹے کا بڑے جاہ و جلال کے ساتھ ایک گدھی کے بچہ پر سوار ہو کر آنا۔

لیکن تاہم ایک غلط فہمی جو اس مضمون نویس نے ڈالنی چاہی ہے اس کا ازالہ کرتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کے علم سے بالکل محروم رکھا گیا۔ حالانکہ قرآن مجید میں ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول (۲) ذلک من انباء الغیب نوحیہا الیک جس سے ظاہر ہے۔ کہ جس قدر غیب ضروری تھا وہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بتایا۔ ان یسوع مسیح بھی فرماتے ہیں کہ اس گھڑی کو سوائے باپ کے کوئی نہیں جانتا۔ جتنا باپ نے یسوع کو بتلایا اس کو خبر تھی باقی کوئی غیب اس پر ظاہر نہ تھا۔

پھر لکھتا ہے کہ آپ "معصوم نہ تھے" حالانکہ "واللہ یعصمک من الناس" صرف آپ ہی کی ذات ستودہ صفات کے لئے نازل ہوا۔ یہ لفظ تو مسیح کے لئے بھی سارے قرآن میں نہیں۔ اور کیونکر اس شخص کے لئے ہوتا۔ جو یہودیوں کے ہاتھ سے کانٹوں کا تاج پہنایا جا کر صلیب پر چڑھایا گیا اور خود اپنی اندرونی کمزوریوں سے آگاہ ہونے کے سبب گوارا نہیں کر سکتا کہ صرف نیک بھی کہلائے۔

پھر لکھتا ہے کہ معجزے سے محروم۔ اعجاز دیکھئے کہ جو آیۃ پیش کی ہے اسی میں

ایک عظیم الشان معجزہ کا ذکر ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ وقالوا لولا انزل علیہ اٰیٰت من ربہ قل انما الاٰیٰت عند اللہ و انما انا نذیر مبین۔ دیکھو سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ بہت سی آیات (معجزے) اللہ کے پاس ہیں اور وہ انہیں اپنے اپنے وقت پر نازل کریگا۔ چنانچہ میں ڈرانے والا ہوں۔ ظاہر یعنی تم پر ایک عذاب آنے والا ہے جس سے تم تباہ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ تمام بُت پرست تباہ و ہلاک ہوئے اور ان کے بُت توڑے گئے باقی وہی بچے جو مسلمان ہو گئے۔

پھر لکھا ہے کہ "محض بشر تھا"۔ تو انسانوں کی عملی زندگی کا نمونہ اور کیا خدا ہوتا؟ انما انا بشر مثلکم۔ جو تم نے حوالہ دیا ہے اسی کے ساتھ "یوحی الیّ" ہے۔ جو دوسرے بشروں میں ممتاز کرتا ہے مگر بشر کے واسطے نمونہ بشر ہی چاہیئے تھا۔

احمدی قوم کے بچوں سے ایک ضروری درخواست

۱۵ شعبان قریب ہے، بدقسمتی سے بجائے نیکی عبادت یا روزہ کے اس رات کو آتشبازی چھوڑی جاتی ہے جس میں فضول خرچی اسراف (مال کا خطاری میں خرچ کرنا) تو ہے ہی۔ مگر اس کے علاوہ خطرۂ جان بھی ہے۔ چنانچہ کئی بچوں کے ہاتھ پاؤں جل جاتے ہیں بعض کی آنکھوں کو صدمہ پہونچتا ہے بعض تو جان ہی سے جاتے ہیں اس لئے میری آرزو ہے۔ کہ ہمارے احمدی بچے اس قسم کی بدعت آمیز خطرناک کارروائی سے باز رہیں اور دوسرے بچوں کے لئے نمونہ بنیں بلکہ اپنے دوستوں کو بھی منع کریں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ قوم کے سعادتمند بچے میری اس درخواست کو منظور کر لیں گے۔ بلکہ میں ان کی اطاعت کے بھروسہ پر کہتا ہوں کہ وہ جس قدر رقم اس آتشبازی وغیرہ پر ضائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ یہاں دارالامان کے مسکین و یتیم بچوں کو بدر کی معرفت بھیجوا دیں اللہ تعالیٰ ان کو بہت بہت اجر دے گا۔ حاجتمند اور پاکیزہ دل ان کے لئے دعا کریں گے اور وہ خدا کے ہاں کئی گُنا خوشی کا سامان لیں گے۔ ایسے تمام بچوں کے نام جو خود بھی آتشبازی سے رکے رہیں اور اپنے بعض دوستوں کے روکنے میں کامیاب ہوں اور اپنی عیدی کی رقم بذریعہ ٹکٹ بدر میں مساکین و یتامیٰ کے لئے بھیجدیں۔ اخبار میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جائیں گے۔ میں تاکید کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک احمدی باپ اپنے کمسن بچوں کو یہ مضمون سنا دے اور سمجھا دے۔ جزاکم اللہ۔

مصدقہ و مجبر بہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام۔

مفرح یاقوتی

یاقوت مرجان مروارید زعفران کستوری عنبر جدوار ریگماہی فولاد وغیرہ ملا کر یہ مفرح بنا ہے۔ دل دماغ اور روح کو تازہ کرتی انکو خاطر خواہ نشاط...

رسید زر

۶ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

۳۰۱ - غلام نبی صاحب للعہ
۱۱۲۱ - خواجہ جمال الدین صاحب للعہ
۹۹۹ - قاضی عبد الحمید صاحب للعہ

۷ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

۱۰۹۲ - فضل احمد صاحب عاہ
۱۳۴۴ - ہدایت اللہ صاحب عاہ
۱۲۷۹ - نبی بخش صاحب عاہ
۲۲۰۶ - غلام قادر صاحب عاہ
۲۱۵ - خادم علی صاحب للعہ
۶۱۶ - ولی محمد صاحب للعہ
۲۲۱۳ - محمد دین صاحب عاہ
۲۵۱۴ - عبد القدوس صاحب ہے
۲۳۱۵ - نعمت اللہ صاحب للعہ
۱۴۲۱ - فضل احمد صاحب عہ
۱۷۷۶ - عزیز الدین صاحب عاہ
۲۵۱۳ - غلام محی الدین صاحب ہے
۲۱۹۸ - عبد اللہ صاحب للعہ
۱۴ - محمد بخش صاحب عہ
۳۲۷ - نیاز بیگ صاحب للعہ

۱۱۰۱ - کریم بخش صاحب للعہ

۸ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

۲۳۸ - محمد اسمٰعیل صاحب عاہ
۲۱۰۷ - محمد دین صاحب للعہ
۳۹ - حبیب الرحمان صاحب للعہ
۲۲۹۰ - عبد الرحیم صاحب للعہ
۱۰۲۲ - فضل الدین صاحب للعہ
۱۳۱۸ - عبد الحکیم صاحب للعہ
۳۲۳ - صادق حسین صاحب للعہ
۲۱۶۴ - غلام حیدر صاحب عاہ
۶۴۰ - منگل خان صاحب سے
۲۵۴۹ - نبی بخش صاحب للعہ
۲۲۷۵ - عبد الرحمان صاحب للعہ
۹۹۱ - مظفر خان برادر ابراہیم صاحب للعہ
۱۷۱۲ - گلاب خان صاحب عاہ
۲۲۶۸ - حکم دین صاحب للعہ
۱۲۸۳ - ابو عطاء اللہ صاحب عاہ

۹ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

۵۴۷ - فضل کریم صاحب للعہ
۲۳۵۷ - عنایت اللہ صاحب للعہ

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے مینے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی بکتے ہیں۔ اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انول وائی گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑا اور قے کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۶ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے۔ اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۵ر۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ۔ مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے۔ منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

صدائے اقبال ۸ ۳

تجارت کا راز

اے صاحبان آپ پر روشن ہو کہ کمترین نے ایک اشتہار اخبار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس عہ کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں شرائط حسب ذیل ہیں۔ (۱) صابن امرتسری قسم اعلے بدون امداد آگ دیگچی وچونہ صرف ۱۵ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی بلغ عہ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب صابن امرتسری قسم اعلے طیار نہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دیجاویگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مشتہر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال۔ احمدی۔ موضع جھنڈا والی سب آفس (گھوڑا یا نوالہ تحصیل و ضلع لائل پور)

رسید زر

۸۰۱ غلام رسول صاحب عہ ۱۱۰۲ اخوند رمضان صاحب ہے
۵۵۲ میر اکبر صاحب عہ ۲۱۷۷/۱۰۹۱ چوہدری پیر اندتہ صاحب عہ
۲۴۶ خدا بخش صاحب عہ ۷۵۰ محمد منظور الٰہی صاحب عہ
۷۴۵ امام الدین صاحب عہ ۹۱۱ حامد حسین صاحب للعہ
۲۳۷۸ قاسم علی صاحب عہ ۱۳۱۹ امیر اللہ خاں صاحب للعہ
۱۹ محمد حسین لائل پور للعہ ۲۵۳۴ ناصر علی صاحب للعہ
۳۱۴ عنایت علی خانصاحب للعہ ۲۲۸۹ میران بخش صاحب عہ
۲۰۷۷ طالب علی خانصاحب عہ ۱۵۶۶ محمد شاہنواز صاحب للعہ
۲۳۷۰ محمد نور صاحب للعہ ۵۶۱ محمد ایوب خاں صاحب للعہ
۷۲۴ امام الدین صاحب عہ ۲۵۰۹ فضل الٰہی صاحب ہے
۱۴۶۷ حاجی احمد صاحب ہے ۷۹۵ محمد ابراہیم صاحب عہ
۵۷۹ چاند خاں صاحب ہے ۵۴۴ ولی داد خاں صاحب عہ
۲۳۷۳ محمد علی صاحب عہ ۲۲۰۲ حکیم احسان الٰہی صاحب ہے
۲۴ منصب علی خاں صاحب للعہ ۱۷۸۴ اللہ دتا صاحب عہ
۱۰۲۹ محمد اشرف صاحب عہ ۲۳۵۲ محمد شریف صاحب عہ
۱۲۹ نور بخش صاحب عہ ۲۰۲۵ غلام قادر صاحب عہ

۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء ۱۹۴۰ ماجن شاہ صاحب عہ
۱۸۹۷ ملک غلام احمد صاحب للعہ ۲۳۵ مولوی کریم الٰہی صاحب عہ
۲۲۴ محمد شفیع صاحب للعہ ۲۳۵۸ خوشی محمد صاحب عہ